ہوتی ہیں، ٹھیک اسی طرح لوگوں کے دل میں حکومت کا وقار اور اس پر بھروسہ اور اعتماد خود بخود پیدا ہوتا ہے اس کو جبر و تشدد، طاقت و قوت کی نمائش، اور بار بار کے آزمائے ہوئے چکنے چوپڑے وعدوں کے ذریعہ دل میں تہ نشین نہیں بنایا جاسکتا!

ایک حکومت کو وقار اور لوگوں کا اعتماد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ اس میں مندرجۂ ذیل اوصاف کا فقدان نہ ہو:

(۱) مخلص ہو، ایماندار ہو اور اس کا کیرکٹر اخلاقی عیوب و نقائص سے پاک ہو۔

(۲) عزم پختہ اور ارادہ مضبوط ہو۔ جو ایک مرتبہ کہہ دیا اس سے پیچھے ہٹنا اس کے لئے ممکن نہ ہو۔ جو وعدہ کرلیا اس کا پورا ہونا لازمی اور یقینی ہو۔

(۳) جس کسی معاملہ پر غور کرے، کھلے دماغ سے کسی اپنے نفع اور نقصان کے اندیشہ کے بغیر کرے، مگر جب ایک بات کا فیصلہ کرے تو اب اس کے لئے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہ ہو۔

بدقسمتی سے موجودہ گورنمنٹ اڈمنسٹریشن کے ان اوصاف و لوازم سے محروم ہے، اس بنا پر اندرونی خلفشار، ہیجان و اضطراب اور زبون حالی و ابتری کے باعث ملک کی جو حالت آج ہے، وہ کبھی نہیں ہوئی، ہر وہ شخص جو نا جائز ذرائع آمدنی نہیں رکھتا وہ محسوس کرتا ہے کہ اب زندگی اس کے لئے ایک ناقابل برداشت بوجھ ہے، اور اگر اسے بوجھ کو ہلکا کرنا ہے تو اس کی صورت بجز اس کے کوئی نہیں ہے کہ وہ بھی وہی کچھ کرے جو حکومت کے عمال و کارکنان، ساہوکار، دکاندار، تاجر، صنعت کار، بنیے بقال اور باقی سب کر رہے ہیں۔ یہ احساس اگر عام ہو جائے تو پھر امن و امان کی حفاظت اور قانون و ضابطہ کی پابندی نہ پولس کے ذریعہ ہو سکتی ہے اور نہ فوج کے ذریعہ۔ نہ حکومت کی دھمکیاں کارگر ہو سکتی ہیں اور نہ بعض خاص افراد کے حق میں جبر و تشدد کی نمائش! یہی وہ حالات ہیں جو ملک میں انارکی اور طوائف الملوکی کے پیدا ہونے کا باعث ہوتے ہیں۔

لیکن ایک جمہوریہ میں یہ حالات پیدا ہو جائیں تو اصلاً اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟

حکومت پر یا عوام پر؟ جمہوریت میں عوام جس طرح حکومت بناتے ہیں، اسی طرح وہ حکومت کو الگ بھی کر سکتے ہیں، گویا اصل طاقت عوام کے ہاتھ میں ہوتی ہے لیکن وہ اپنی طاقت کا بروقت اور صحیح استعمال اسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ وہ تعلیم یافتہ ہوں، انھیں معلوم ہو کہ دنیا میں دوسری قومیں کس طرح رہتی اور زندگی بسر کرتی ہیں اور ان کی حکومتیں ان کی فلاح و بہبود کے لئے کیا کچھ نہیں کرتیں! برطانوی حکومت کے دو وزیروں سے جنسی بے راہ روی کا فعل صادر ہوا اور پبلک میں ان کا راز فاش ہوا تو دونوں کو وزارت سے استعفا دینا پڑا۔ اسی طرح فرانس میں آئے دن حکومتیں بدلتی رہی ہیں۔ امریکہ میں واٹر گیٹ کا معاملہ روز بروز شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔ برطانیہ میں ایک پارٹی سے دوسری پارٹی کی حکومتیں برابر قائم ہوتی رہی ہیں۔ یہ سب چیزیں علامت ہیں اس بات کی کہ ان ملکوں کے عوام تعلیم یافتہ ہیں، بیدار مغز اور روشن خیال ہیں، وہ اپنے مسائل کو خوب اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ حکومت کو دیبی یا دیوتا سمجھ کر اس کی پوجا نہیں کرتے، بلکہ اس کی حیثیت ان کی نگاہ میں ایک نمائندہ کی ہوتی ہے، اس لئے وہ حکومت کے رحم و کرم کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ خود حکومت کی نگاہ ان کی جنبش چشم و لب پر ہوتی ہے، آج کل ہمارے ملک میں جو حالات ہیں مثلاً اشیاء کی ہوش ربا گرانی، ضروریات زندگی کی نایابی، اشیاء اور ادویہ میں ملاوٹ، ریلوں اور ہوائی جہازوں کے حوادث، انجینروں کی اسٹرائک، رشوت کی وہ گرم بازاری کہ اب اس کے بغیر قدم اٹھانا بھی ممکن نہیں، امن و امان کا فقدان، دن دھاڑے لوٹ مار اور قتل، افسران حکومت میں جنسی بے راہروی کے عام واقعات، طلباء میں ایک عام اور شدید قسم کی بے چینی! یہ سب حالات اس درجہ سنگین ہیں کہ اگر ان میں سے ایک واقعہ بھی دنیا کے کسی جمہوری ملک میں رونما ہوتا تو دو ہی صورتیں ہو سکتی تھیں، یا حکومت صورت حال کی اصلاح کرتی اور یا اسے مستعفی ہونا پڑتا مگر داد دیجئے یہاں کے عوام کو اور مبارک باد پیش کیجئے گورنمنٹ کو کہ ملک زخموں سے چور اور سرتا پا داغ بنا ہوا ہے لیکن نہ حکومت استعفا دیتی ہے اور نہ حالات کی اصلاح ہوتی ہے، یہ صورت حال اس ملک کی توہین ہے، یہاں کے عوام کی توہین ہے اور پوری قوم کی پیشانی پر ایک سخت بدنما دھبہ ہے۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا